ملنے کا پتہ : جامعہ اسلامیہ سٹیلائٹ ٹاؤن اسکردو

گلگت، بلتستان، دیامر اور دیگر ملحقہ علاقوں پر مشتمل شمالی علاقہ جات کی آئینی حیثیت اس وقت قومی سیاسی حلقوں میں موضوعِ بحث ہے اور بعض حلقے مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ شمالی علاقہ جات کو پاکستان کا باقاعدہ آئینی حصہ قرار دے کر پانچویں صوبے کی حیثیت دی جائے جبکہ دوسرے حلقوں کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ یہ علاقہ تاریخی طور پر کشمیر کا حصہ ہیں اور مسئلہ کشمیر سے متعلق بین الاقوامی دستاویزات میں بھی شمالی علاقہ جات کو کشمیر کا حصہ تسلیم کیا گیا ہے اس لیے اس خطہ کو آئینی طور پر پاکستان کا صوبہ قرار دینے سے مسئلہ کشمیر کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچے گا۔ ان حلقوں کی تجویز یہ ہے کہ شمالی علاقہ جات کو آزاد کشمیر کی اسمبلی اور حکومت میں نمائندگی دے کر آزاد کشمیر سپریم کورٹ و ہائی کورٹ کا دائرہ شمالی علاقہ جات تک وسیع کر دیا جائے تاکہ اس خطہ کے عوام کو سیاسی اور قانونی حقوق بھی حاصل ہو جائیں اور مسئلہ کشمیر کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے۔ زیرِ نظر رسالہ میں اس نقطۂ نظر کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے جس کا مطالعہ موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے مفید ہوگا۔

مردِ مومن کا مقام اور ذمہ داریاں

از مولانا عبدالقیوم حقانی

ناشر مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

کتابت و طباعت عمدہ صفحات ۲۶

قیمت -/۵ روپے

زیرِ نظر رسالہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل استاذ اور معروف صاحبِ قلم مولانا عبدالقیوم حقانی کی بعض تقاریر کا مجموعہ ہے جس میں انہوں نے موجودہ دور میں ایک باشعور مسلمان کی ذمہ داریوں اور اسلامی نظام کے مختلف پہلوؤں کی افادیت و ضرورت پر بحث کی ہے۔ نئے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں اس رسالہ کی اشاعت و تقسیم بہت زیادہ مفید ہوگی۔

"مقامِ نبوت کی عجمی تعبیر" کا تعاقب

افادات استاذ العلماء مولانا عبدالقیوم ہزاروی

ترتیب مولانا حافظ عزیز الرحمٰن ایم اے ایل ایل بی

صفحات ۸۰ کتابت و طباعت عمدہ

قیمت -/۱۲ روپے

ملنے کا پتہ عبید اللہ انور اکادمی، مین بازار ٹیکسلا

حضرات صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے جہاں "احسان و سلوک" کے میدان میں مسلمانوں کے ایک بڑے حصہ کو اللہ رب العزت کے ذکر اور عبادت و مجاہدہ سے مانوس کر کے تزکیۂ نفوس کی سنتِ نبوی کو ہر دور میں زندہ رکھا ہے وہاں فلسفہ و کلام کی جولانگاہ بھی ان کے رہوارِ فکر کے لیے غیر مانوس نہیں رہی اور انہوں نے وجودِ باری تعالیٰ اور تخلیقِ کائنات کے حوالہ سے ہونے والے فلسفیانہ مباحث کی سنگلاخ وادیوں میں بادیہ پیمائی کر کے اسی زبان میں اسلامی عقائد کی جس کامیابی کے ساتھ تشریح کی ہے اس نے اسلامی عقائد کے خلاف مختلف حلقوں کی طرف سے ہونے والی فلسفیانہ یلغار کا رخ موڑ کر رکھ دیا ہے۔

حضرات صوفیائے کرام قدس اللہ اسرارہم نے فلسفہ کائنات پر بحث کے دوران مختلف فلسفیانہ مکاتبِ فکر کا سامنا کرتے ہوئے بعض مقامات پر انہی کی زبان اور اصطلاحات سے کام لیا اور متعدد نئی اصطلاحات بھی اختیار کیں جو ان مباحث کو عام ذہنوں کے دائرہ میں لانے کے لیے ضروری تھیں یہ اصطلاحات ان ذہنوں کے لیے اجنبی اور نامانوس ثابت ہوئیں جنہیں ان مباحث کی گہرائی اور اہمیت کا (باقی ص ۴۲ پر)